ہوتی ہے۔ علمی، ادبی، تاریخی، دینی اور سیاسی مسائل کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں مولانا دریا بادی کی رائے کا علم ہوتا ہے۔ مولانا کو ادب، لغت اور لسانیات کے مسائل سے خاص دلچسپی تھی، چنانچہ الفاظ کے معنی، ان کی اصل اور استعمال کے بارے میں ان کی تحقیق اور خیالات کی بہت اہمیت ہے۔ ادب و لسانیات ان خطوط کا ایک اہم موضوع ہے مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا سلیمان ندوی سے مولانا دریا بادی کا لاگ اور لگاؤ کا تعلق تھا۔ یہ خطوط ان تعلقات کے آئینہ دار ہیں۔

مولانا دریا بادی ان خطوط کے ذریعہ علم و ادب کی بلندیوں پر نظر آتے ہیں وہیں ان کی شخصیت کی بعض کمزوریوں پر بھی روشنی پڑتی ہے وہ بہرحال ایک انسان تھے جس کے مقدر میں ٹھوکر کھانا لکھا ہے۔ کبھی شعوری طور پر اور کبھی غیر شعوری طور پر وہ ایسے حادثوں سے گذرتا ہے جو انگشت نمائی کا سبب بن جاتا ہے۔ چنانچہ ان کی دوسری شادی کرنے اور چند ہی دنوں میں علاحدگی اختیار کرنے کے سلسلے میں مکمل روداد خطوط کی صورت میں موجود ہے اس میں ان کے خطوط کے علاوہ ان کی مطلقہ کے خطوط بھی شامل ہیں۔ جنھیں جناب تحسین فراقی نے کمال جستجو سے گوشہ گمنامی سے برآمد کیا ہے۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے مولانا دریا آبادی کی شخصیت فکر اور طرزِ تحریر کے علاوہ خطوط کی اہمیت پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے جو بطور مقدمہ شامل ہے بلاشبہ، کہا جاسکتا ہے کہ خطوط کے مجموعوں میں اسے ایک نمایاں مقام حاصل رہے گا۔

نام کتاب : اردو کا ادیب اعظم، (مولانا ابوالکلام آزاد)

مصنف : مولانا عبدالماجد دریا بادی

مرتب : ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری

صفحات : ۱۶۰۔

قیمت : ۴۰؍ روپے

ناشر : ادارہ تصنیف و تحقیق کراچی ۷۵۸۰۰

مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا عبدالماجد دریا بادی ہم عصر تھے۔ اور عالم و ادیب کی حیثیت سے بلند درجوں پر فائز بھی! عملی زندگی میں دونوں بزرگوں نے ایک دوسرے سے دور رہتے

ہوئے بھی مشترکہ مقاصد کے لیے کام کیا۔ ان کے درمیان خلوص، محبت اور احترام کے علاوہ معاصرانہ چشمک کا تعلق بھی رہا مولانا آزاد اپنے ہم عصر مولانا دریا بادی کی علمیت و قابلیت کے معترف رہے اور ہمیشہ اخلاص کا اظہار کیا۔ مولانا دریا بادی بھی باوجود اس کے کہ بعض مواقع پر مولانا آزاد سے شدید اختلاف کیا تھا۔ عام طور پر ان کے کمالات کا اعتراف ان کی زندگی میں بھی کیا۔ اور ان کے مرنے کے بعد بھی! چنانچہ متعدد مواقع پر مولانا دریا بادی نے "صدق جدید" میں مولانا آزاد کی شخصیت، اس کی محبوبیت، ان کی دینی زندگی اور ان کے علمی کارناموں، اخلاق کی بلندی اور سیرت کی پختگی پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ تمام مضامین اخبار کی فائلوں میں بکھرے پڑے تھے ڈاکٹر ابوسلمان نے خصوصی توجہ سے انھیں تلاش کرکے ترتیب دیا ہے اس میں مولانا آزاد سے متعلق ۲۳ مضامین کے علاوہ بیگم آزاد کی وفات پر لکھا گیا ایک معرکۃ الارا مضمون بھی شامل ہے ساتھ ہی مولانا آزاد کے خطوط مولانا دریا بادی کے نام اور مولانا دریا بادی کے خطوط مولانا آزاد کے نام بھی موجود ہیں جو ان کے باہمی رابطہ و رشتہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ابوسلمان نے پیش لفظ میں ان دونوں بزرگوں کی تو بیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے تعلقات میں گزرے ہوئے نشیب و فراز کے مستند حوالے بھی دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ گردشِ دوراں کی نیرنگیوں کے باوجود ان کا رشتہ اخلاص کبھی ٹوٹنے نہ پایا۔ مولانا دریا بادی ایک صاحب اسلوب انشاء پرداز تھے۔ شخصیت و سیرت نگاری میں انھیں خصوصیت حاصل ہے ان تمام مضامین میں مولانا آزاد کی شخصیت کے صحیح خد و خال، سیرت کے خصائص اور علمی اور ادبی اور دینی خدمات کے مختلف گوشوں کو نمایاں کیا ہے اور ان سے اپنی عقیدت و محبت ایسے پرتاثیر انداز میں بیان کی ہے کہ نہ صرف مولانا آزاد کی شان میں رطب اللسان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ بلکہ تحریر کی بے ساختگی اور برجستگی پر مولانا دریابادی کے قلم کو چوم لینے پر طبیعت آمادہ ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب مضامین کی افادیت کے علاوہ حُسنِ تحریر کا بھی ایک اعلیٰ نمونہ اور مولانا ابوالکلام آزاد سے متعلق لٹریچر میں ہمیشہ یادگار رہنے والی ہے۔